سوال

(355) ساڑھے چھ تولہ سونے پر زکاۃ ادا کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک صاحبِ نصاب شخص کے پاس ساڑھے چھ تولے یا اس سے زائد وزن کا سونا ہے اور اس پر سال گزر چکا ہے ، وہ زکوٰۃ کس حساب سے ادا کرے گا؟ جب کہ ہمارے ملک میں سونے کے دوریٹ یعنی قیمت خرید اور قیمتِ فروخت رائج ہیں۔ مثال کے طور پر ایک بندہ ۵۰،۰۰۰ روپے مالیت کا سونا خریدتا ہے اور کچھ عرصے بعد اسے بیچنے کا ارادہ کرے تو سنار اسے کبھی بھی ۵۰،۰۰۰ روپے میں نہیں خریدے گا ، بلکہ لازماً اس کی قیمت کم کرے گا اور قسم قسم کے کاروباری حیلوں سے کام لے گا کہ اس میں اتنا میل ہے اور اتنی پالش۔ اگر بیچنے کے وقت اس سونے کی قیمت ۴۸،۰۰۰ روپے بنتی ہو تو اس صورت میں وہ بندہ کتنی مالیت کے سونے کا مالک ہے ؟ ۵۰،۰۰۰ روپے کا یا ۴۸،۰۰۰ روپے کا ؟ اور وہ زکوٰۃ قیمتِ خرید کے حساب سے ادا کرے گا یا قیمتِ فروخت کے حساب سے ؟ (ابو عبداللہ۔ مردان) (۱۱ جنوری ۲۰۰۲ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بالا صورت میں زکوٰۃ تو خالص سونے پر ہی ہے۔ اگر وہ ڈلی کی صورت میں ہے تو اس میں کھوٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور اگر وہ زیور کی صورت میں ہے تو اس کی زکوٰۃ میں فقہائے امت کا اختلاف ہے۔ زیادہ احتیاط والا مسلک یہ ہے کہ خالص سونے کا حساب لگا کر زیور کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی میں حساب قیمتِ فروخت کا لگائیں کیونکہ زکوٰۃ دینے والے کی حیثیت زیور کے بائع جیسی ہے۔ اس کے عوض میں جو شئے اس نے اللہ سے حاصل کرنی ہے ، وہ جنت ہے۔ قرآن مجید میں ہے :

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ... سورة التوبة 111

''اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لیے ہیں، اس کے عوض میں کہ ان کے لیے بہشت (تیار کی) ہے۔''

اپنے کو کھوٹ کے شبہ سے پاک کر لینا چاہیے ، حدیث میں ہے :

'دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَالَا یُرِیْبُکَ' (صحیح البخاری، باب تفسیر المُشَبَّهات، قبل رقم الحدیث : ۲۰۵۲، سنن الترمذی، رقم : ۲۵۱۸، سنن الدارمی، باب : دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَالَا یُرِیْبُکَ، رقم : ۲۵۷۴، سنن النسائی، رقم : ۵۳۹۷)

''شبہ والی شئے کو چھوڑ کر اس کو اختیار کیا جائے جس میں شبہ نہیں۔''

سلامتی اس میں ہے کہ اللہ سے کھرے مال کا سودا کیا جائے کیونکہ اس کا عوض کھرا ہے اور وہ جنت ہے ،

جس کے اوصاف کریمہ سے کتاب و سنت بھرپور ہیں۔ اللہ رب العزت ہم سب کو جنت الفردوس کا وارث بنائے۔ آمین۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:303

محدث فتویٰ